© rasailojaraid.com

بحرِ احمر میں نپولین کا ایک تاریخی واقعہ

بائبل اور قرآن مجید کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں بحرِ احمر کو عبور کر کے اپنی مقدس سرزمین پر گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ وقت میں بحرِ احمر میں سویز گلف (Gulf of Sweze) ہی وہ مقام ہے جسے عبور کر کے بنی اسرائیل اپنی منزل تک پہنچے تھے۔ تاریخ کا یہ انوکھا واقعہ ہے کہ موجودہ عہد میں جب نپولین (Napolean) نے مصر پر قبضہ کیا تو اس کا ذوقِ تجسس اسے بحرِ احمر میں اس مقام پر لے گیا جہاں سے حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے ساتھ بحرِ احمر کو عبور کیا تھا۔

نپولین کے معروف مورخ Abbot نے لکھا ہے: ''ایک دن نپولین بحرِ احمر میں اس مقام پر پہنچا جہاں سے تین ہزار سال قبل بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی قیادت میں 'ارضِ موعود' کی طرف کوچ کیا تھا۔ جب نپولین وہاں پہنچا تو وہاں طغیانی کی لہر نہیں تھی۔ چنانچہ وہ پوری دلچسپی سے ان مقامات کو دیکھتا رہا کہ شام ہوگئی، جب اس نے واپسی کا ارادہ کیا تو شام کی مدھم روشنی غائب ہو چکی تھی، تاریکی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ اور نپولین کی پارٹی راہ گم کر بیٹھی اور ریت کے ٹیلوں میں بھٹکنے لگی۔ مزید یہ کہ سمندر کی لہروں نے نپولین اور اس کی پارٹی کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ وہ سواروں کے پاؤں چھونے لگیں۔ اب موت یقینی تھی۔ اس نازک وقت میں نپولین کی حاضر دماغی اور بروقت قوتِ فیصلہ نے جس نے کبھی نپولین کا ساتھ نہیں چھوڑا، نپولین اور اس کے گھوڑے آدھی رات کنارے پہنچ ہی گئے۔ حالانکہ اُن کے سینے پانی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تند و تیز لہروں میں ڈوب گئے تھے۔ کناروں پر ان لہروں کی بلندی ۲۲ رفٹ تھی۔ ''اگر آج میں فرعون کی طرح ہلاک ہو جاتا تو یہ واقعہ ایک ''عظیم مقدس متن'' کی شکل میں عیسائی دُنیا کے واعظین کے ہاتھ میں ہوتا۔'' نپولین نے کہا۔

قرآن مجید کے متعدد مقامات پر مثلاً سورۂ الاعراف، طٰہٰ، سورۂ الشعراء میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قیادت میں بنی اسرائیل کا بحرِ احمر عبور کر کے صحرائے سینا پہنچنے کا ذکر آیا ہے۔

مرحوم سر سیّد احمد نے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''جب فرعون نے مع اپنے لشکر کے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا تو راتوں رات حضرت موسیٰ بنی اسرائیل سمیت بحرِ احمر کی بڑی شاخ کی نوک میں سے پار اُتر گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بہ سبب جوار بھاٹے کے جو سمندر میں آتا رہتا ہے، اس مقام پر کہیں خشک زمین نکل آئی تھی۔ کہیں پایاب رہ جاتی تھی۔ بنی اسرائیل پایاب اور خشک راستے سے راتوں رات بہ امن پار اُتر گئے۔ یہی مطلب صاف صاف آیت سے پایا جاتا ہے۔''(۱)

رشید احمد (جالندھری)

(۱) ''مقالاتِ سر سیّد''، ج ۴، مجلس ترقیِ ادب، لاہور، ۱۹۶۵ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Napoleon and an excursion to the red sea

In abbot's Life of Napoleon it is related that "one day, with quite a retinue, he (Napoleon) made an excursion to that identical point of the Red Sea which, as tradition reports, the children of Israel crossed three thousand years ago. The tide was out, and he passed over the Asiatic shore upon extended flats. Various objects of interest engrossed his attention until late in the afternoon, when he commenced his return, the twilight faded away, and darkness came rapidly on. The party lost their path, and, as they were wandering bewildered among the sands, the rapidly returning tide surrounded them. The darkness of the night increased, and the horses floundered deeper and deeper in the rising waves. The water reached the girths of the saddles, and dashed upon the feet of the riders, and destruction seemed inevitable. From that perilous position Napoleon extricated himself by that presence of mind and promptness of decision which seemed never to fail him. ...... The horses did not reach the shore until midnight, when they were wading breast deep in the swelling waves. The tide rises on that part of the coast to the height of 22 feet. 'Had I perished in that manner like Pharaoh,' said Napoleon, 'It would have furnished all the preachers in Christendom with a magnificent text against me." (Abbot's Life of Napoleon, Chap. 12, P. 96).

© rasailojaraid.com